# صوفیاء کے ملفوظات میں سیرت کے نقوش: ایک تجزیاتی مطالعہ

# The Traces of the Prophet's life in the Sayings of the Sufi saints: An Analytical Study

**Azka Naeem**
*MPhil Scholar, Islamic Studies, University of Malakand*
*Email: bdada6168@gmail.com*
**Dr Badshah Rehman (Corresponding Author)**
*Associate Professor,*
*Department of Islamic Studies, University of Malakand*
*Email: Yahoo.com@ badshah742000*
**Muhammad Waqas**
*MPhil Scholar, Islamic Studies, University of Malakand*
*Email: waqas.mughal9594895@gmail.com*

**Abstract:**
The services and teachings of the Sufi saints in Islamic history are still invaluable. These master's not only put the Shariah of Prophet Muhammad (peace be upon him) in their lives but also showed their disciples the way. Sufi teachings come from the Quran, Sunnah and the biography of the Prophet and its recorded sayings (malfoozaat) his blessed life. These utterances are a whole spiritual, moral and intellectual system based on the noble example of the Prophet. For Sufis the Prophet was not only a lawgiver but the ultimate in human and spiritual perfection. Great masters such as Ali al-Hujwiri, Khwaja Nizamuddin, Imam al-Ghazali and Mujaddid Alf-i-Sani held the Prophetic Sunnah to be the foundation of Sufism. This research is an attempt to study the reflection of the Prophet's character, his worship, his social behavior and his missionary aspect in his malfoozaat. The article is an invitation to the contemporary humanity to go back to the biography of the Prophet, as this has been done through history by Sufi masters.
**Keywords:** Sufism; Malfoozaat; Prophetic Sunnah; Islamic spirituality; Sirah al-Nabawi

## مقدمہ:

اسلامی تاریخ میں جب بھی تزکیہ نفس، باطنی طہارت اور روحانی سلوک کی بات ہوئی ہے، صوفیاء کرام کی خدمات اور تعلیمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان اولیاء کرام نے نہ صرف شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگیوں میں نافذ کیا، بلکہ اپنے مریدین اور متبعین کو اس راستے پر گامزن کیا۔ صوفیہ کی تعلیمات کا سرچشمہ قرآن، سنت

اور سیرت رسولؐ ہے، اور ان کے مجالس اور ملفوظات میں نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کا عکس صاف محسوس ہوتا ہے۔ ملفوظات صوفیاء دراصل وہ روحانی موتی ہیں جو صوفی بزرگوں کی زبان سے نکلے اور ان کے عقیدت مندوں نے محفوظ کیے۔ یہ ملفوظات محض اقوال نہیں بلکہ ایک مکمل روحانی، اخلاقی اور فکری نظام کی عکاسی کرتے ہیں، جن کی بنیاد نبی کریمؐ کی سیرت طیبہ ہے۔ صوفیاء کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف شریعت کے معلم نہیں، بلکہ ہر پہلو سے انسانی کامل اور روحانی ترقی کے معراج ہیں۔ اس مضمون میں ہم مختلف صوفیائے کرام کی ملفوظات کا جائزہ لیں گے اور یہ واضح کریں گے کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی تعلیمات اور طرز حیات میں کس حد تک رچی بسی ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ کس طرح حضرت علی ہجویریؒ، خواجہ نظام الدینؒ، امام غزالیؒ، مجدد الف ثانیؒ اور دیگر صوفی بزرگوں نے سنت نبویؐ کو تصوف کا بنیادی ستون قرار دیا۔ ان کے ملفوظات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، عبادات، معاملات اور دعوتی پہلوؤں کی جھلک کس شدت سے موجود ہے؟ یہی اس تحقیقی کاوش کا مرکزی نقطہ ہے۔ یہ آرٹیکل محض علمی معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم عصر انسان کو سیرت نبوی ﷺ کی طرف لوٹنے کی دعوت دی جائے جیسا کہ صوفی کرام نے ہر دور میں کیا۔

## ملفوظات صوفیاء کی حقیقت اور اہمیت:

ملفوظات " ملفوظہ " کی جمع ہے اور اس کے معنی ہیں الفاظ کا وہ مجموعہ جو کسی کی زبان سے ادا ہو۔ یعنی ملفوظات، مشائخ صوفیا کے وہ اقوال وارشادات ہیں جنہیں ان کا کوئی مرید رشد قلم بند کرلیتا ہے۔[1]

ملفوظات کے معنی مقالات یا تقاریر کے ہیں، یہ دراصل صوفیہ کے ہاں تعلیم و تربیت کا ایک رسمی طریقہ ہے مرید اپنے شیخ کے پاس بیٹھ کر کوئی عنوان شروع کر دیتے ہیں اور شیخ اسمان پر زائر خیال کرتا ہے۔ کچھ ذہین اور زی علم مرید اس گفتگو کو نقل کرتے ہیں۔ بض مرید اس تحریر کو اپنے مرشد کو دکھا لیتے ہیں۔ اس طرح اس تحریر کو درجہ اسناد حاصل ہو جاتا ہے۔[2]

یہ ملفوظات نہ صرف ان کی روحانی بصیرت کی عکاسی کرتی ہے بلکہ ان کے گہرے تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ظاہر کرتے ہے اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کی مثالیں ملتی ہے۔ ملفوظات دراصل صوفیا کرام کی مجالس میں کہے گئے اقوال، نصیحتیں، مشاہدات اور سوال وجواب پر مشتمل ہوتے ہیں، جنہیں ان کے خدام یا خلفاء نے تحریری صورت میں محفوظ کیا۔ ان ملفوظات میں روحانی تعلیمات کے ساتھ ساتھ سیرت رسولؐ کی جھلک ہر جگہ ملتی ہے۔ تاریخی طور پر دیکھا جائے تو صوفیا کی یہ مجلس عوامی تربیت اور روحانی رہنمائی کا بنیادی مرکز تھی۔ تاہم ان ملفوظات کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ان میں سیرت طیبہ کی عملی تفسیر

موجود ہے۔ موجودہ دور میں جب سیرت کا تصور صرف تاریخی یا نصابی دائرے تک محدود ہو کر رہ گیا ہے، صوفیا کے ملفوظات میں ہمیں وہ عملی، اخلاقی اور روحانی نقوش ملتے ہے جو عصر حاضر کے لیے بھی قابل اعتماد ہے۔ اس مضمون میں اسی پہلو کا تحقیقی جائزہ لیا جائے۔

**سیرت نبوی ﷺ صوفیاء کے تعلیمات کا محور:**

صوفیا کرام کے نزدیک سیرت رسول ﷺ محض تاریخ نہیں بلکہ حقیقی روحانی زندگی ہے۔ قران مجید میں ارشاد ہے

**لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا** [3]

البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔

صوفیاء کرام کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ صرف ظاہری شریعت کے رہبر تھے, بلکہ باطنی تربیت کے سرچشمہ بھی ہے. ان کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان کامل, نور الہی کا مظہر اور حق و محبت کا مرکز تصور کرتے تھے۔ سیرت النبیؐ اور تصوف ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ حقیقی تصوف کی اصل بنیادی ہی نبی کریم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات پر قائم ہے۔ اگر ہم تصوف کی تعریف کو مختصر کریں تو یہ دل کو پاک کرنے، باطن کو سنوارنے اور اخلاق کو اس معیار پر لانے کا نام ہے جو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے قول، فعل اور عمل سے دنیا کو سکھایا۔ صوفیاء کرام کی تعلیمات کا گہرا مطالعہ کرنے سے حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ ان کے تمام افکار و اعمال کی بنیاد سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر استوار ہے، کیونکہ رسول ﷺ ہی وہ کامل نمونہ ہے جنہیں اللہ تعالی نے "اسوۃ حسنہ" قرار دیا۔ صوفیاء کے نزدیک تصوف محض ظاہری ریاضت یا کرامات کا نام نہیں بلکہ دل کی صفائی، نیت کی اصلاح اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے کامل محبت و اطاعت ہے، جو سیرت کی عملی پہلو میں جلوہ گر ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: "ہمارا یہ راستہ قران و سنت کے بغیر طے نہیں ہوتا۔" جبکہ حضرت عبد القادر جیلانیؒ نے واضح کیا کہ " شریعت کے بغیر طریقت اور حقیقت باطل ہیں۔"

سیرت نبی ﷺ میں موجود عاجزی، صبر، تقوی، عفو و درگزر، عبادات میں خلوص اور مخلوق سے حسن سلوک وہ اوصاف ہے جنہیں صوفیا نے اپنے روحانی نظام کا مرکزی حصہ بنایا۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ صوفیاء کی تعلیمات کا ماخذ و محور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو تصوف سیرت سے ہٹ کر ہو وہ نہ صرف ناقص بلکہ بے بنیاد ہے۔

صوفیا نے سیرت نبوی ﷺ کو چار بنیادی پہلوؤں سے اپنایا:

- **عبادات** (نماز، روزہ، ذکر)
- **اخلاق** (تواضع، عفو و درگزر، صبر)
- **معاشرت** (مہمان نوازی، عدل، مشاورت)
- **دعوت و تربیت** (اصلاح امت)

## منتخب صوفیاء کے ملفوظات میں سیرتِ نبوی ﷺ کے نقوش:

### 1. حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ-کشف المحجوب

**تعارف:** آپ داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہوئے، لاہور میں مدفون ہے اور برصغیر میں تصوف کے اولین شارحین میں شمار ہوتے ہیں۔ داتا گنج بخش علی ہجویری کے ملفوظات - خاص طور پر اپ کی شہرہ افاق تصنیف "کشف المحجوب"- میں سیرت نبی ﷺ کے نقوش نہایت گہرے اور واضح انداز میں موجود ہے۔ آپؒ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو نہ صرف اخلاق و کردار کا اعلی معیار قرار دیا بلکہ صوفیانہ ترتیب کا اصل سرچشمہ بھی بتایا۔

چند اہم پہلو یہ ہے:

- **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بطور معیار:**

داتا گنج بخش فرماتے ہیں کہ تمام صوفیانہ طریقے اور روحانی منازل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے بغیر ناقص ہیں۔ آپؒ لکھتے ہیں:

**اقتباس:** "اصلِ طریقت متابعتِ مصطفی ﷺ است و هر که سنت او را فروگذارد، طریقت راہ نیابد۔"[4]

**مفہوم:** داتا صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طریقت کی اصل، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔ جو شخص سنت کو چھوڑ دے وہ طریقت میں راستہ نہیں پڑھ سکتا۔

- **اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی:**

" پیامبر ﷺ در مکافاتِ بدی، نیکی فرمود و در مقابلِ جفا، وفا نمود و این، خُلق کاملان است "[5]

**مفہوم:** نبی کریم ﷺ نے برائی کے بدلے نیکی کی، جفا کے جواب میں وفا کی، یہی کاملین کا اخلاق ہے۔ صوفی کے لیے لازم ہے کہ اسی راہ پر چلے۔

- **عبادت و زہد کا نبویؐ طریقہ:**

"عبادت بی حضور، قشر است؛ چنان کہ پیغمبر ﷺ فرمود: لیس للمرء من صلاتہ الا ما عقل منھا"[6]

**مفہوم:** حضورِ قلب کے بغیر عبادت صرف ظاہری شکل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو نماز سے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس میں اس نے سمجھا اور حاضر دل رہا۔

- **دعوت و تبلیغ کا اسلوب:**

"شیخِ صادق در ارشاد، طریقِ رسول ﷺ دارد کہ با خلق بہ نرمی و رافت سخن گوید و از خشونت بپرھیزد۔"[7]

**مفہوم:** سچا شیخ وہ ہے جو ارشاد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اپنائے، لوگوں سے نرمی اور شفقت سے بات کرے، سختی سے بچے۔

- **روحانیت کا اصل ماخذ:**

"جملۂ طریقت ھا در حقیقت یکی است و آن طریقتِ محمدی ﷺ است، وھر کہ از این طریقت بیر شود، در ضلالت افتد۔"[8]

**مفہوم:** تمام طریقتیں حقیقت میں ایک ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقت ہے۔ جو اس سے باہر نکلا وہ گمراہی میں جا گرا۔

### 2. خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

**تعارف:** برصغیر کے عظیم صوفی بزرگ اور سلسلہ چشتیہ کے بانی ہیں، جنہیں "خواجہ غریب نواز" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ کے ملفوظات میں سیرت نبی ﷺ کے نقوش نہایت نمایاں اور روشن انداز میں ملتے ہیں۔ آپؒ کے تعلیمات کا بنیادی محور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، سنت کی پیروی اور امت کی اصلاح تھا۔ ان کے ملفوظات میں سیرت کے پہلو مندرجہ ذیل ہیں:

- **محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم:**

خواجہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جو شخص رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کامل ہو، اس کا دل ہر مصیبت سے پاک ہو جاتا ہے۔"[9]

یہ ملفوظ سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پہلو کو ظاہر کرتا ہے کہ ایمان کا مرکز و مہر محبت رسول ہے۔

- **سنت کی اتباع:**

آپ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: "راہ طریقت میں کامیابی تب ہی ہے جب شریعت اور سنت کو مضبوطی سے تھاما جائے۔"[10]

یہ قول سیرت اس کے اس پہلو کو ظاہر کرتا ہے کہ اصلاح باطن کا حقیقی راستہ سنت نبی کی پیروی میں ہے

- **خدمت خلق بطور سنت:**

خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں: "مخلوق کی خدمت کرنا دراصل خالق کی عبادت ہے، کیونکہ رسول سب سے بڑھ کر انسانیت کے خیر خواہ تھے۔"[11] یہ ملفوظ سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پہلو کو بیان کرتا ہے کہ اپ نے اپنی زندگی خدمت اور خیر خواہی کے لیے وقف کی۔

- **صبر و توکل:**

خواجہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مصائب میں صبر اور اللہ پر بھروسہ، اہل ایمان کا زیور ہے، جیسا کہ رسول نے مصائب میں کیا۔"[12]

یہ قول سیرت کے اس پہلو کو واضح کرتا ہے کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکلات میں صبر اور اللہ پر مکمل اعتماد کا مظاہرہ کیا۔

- **اخوت و مساوات:**

آپؒ نے فرمایا:

"خانقاہ میں سب برابر ہیں، چاہے نسل، زبان یا طبقہ کچھ بھی ہو، یہی طریقہ مدینہ کی ریاست کا تھا۔"[13] یہ ملفوظ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پہلو کی عکاسی کرتا ہے جو مدینہ میں قائم ہونے والے اسلامی معاشرتی عدل اور مساوات پر مبنی تھا۔

### 3. شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ:

**تعارف:** برصغیر کے عظیم محدث، مفسر، صوفی اور مصلح تھے۔ آپ نے حدیث، فقہ، تصوف اور سیرتِ نبوی ﷺ کے علوم کو یکجا کیا۔ آپ کی علمی خدمات میں جہاں قرآن و حدیث کے تراجم اور شروحات شامل ہیں، وہیں آپ کے ملفوظات اور مکتوبات میں بھی سیرتِ طیبہ کے روشن نقوش نمایاں ہیں۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کو صرف تاریخی واقعات کے طور پر نہیں، بلکہ ایک مکمل اسوۂ حیات کے طور پر بیان کیا۔

**ملفوظات میں سیرت کے نمایاں پہلو :**

- **اعتدال و** توازن کا درس:

آپ نبی کریم ﷺ کی زندگی کو میانہ روی کا نمونہ قرار دیتے اور کہتے" :رسول اللہ ﷺ نے عبادت، معیشت اور معاشرت کے تمام شعبوں میں اعتدال قائم رکھا، پس یہی کامل طریقت ہے۔[14] "

**سیرت کا پہلو :** زندگی کے تمام شعبوں میں سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق توازن قائم رکھنا۔

- **اخلاق نبی ﷺ کی تعلیم:**

شاہ ولی اللہؒ اپنے حلقے میں بیان کرتے کہ نبی اکرم ﷺ کی سب سے بڑی کرامت ان کا حسنِ اخلاق ہے۔

"اگر تم حضور ﷺ کے اخلاق کو اختیار کرلو تو تمہارے وجود سے خیر پھیلے گا جیسا کہ سورج سے روشنی پھیلتی ہے۔"[15]

**سیرت کا پہلو:** نرمی، حلم، صبر اور عفو و درگزر کا اپنانا۔

- **دعوت و اصلاح کا اسلوب:**

آپ بار بار یہ بات دہراتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اصلاحِ معاشرہ میں حکمت اور تدریج کا اصول اپنایا۔

**سیرت کا پہلو:** دعوت میں شفقت، حکمت اور مرحلہ وار تربیت۔

4. **بابا فرید الدین گنج شکرؒ:**

سلسلۂ چشتیہ کے جلیل القدر بزرگ اور برصغیر میں تصوف کے عظیم نمائندہ ہیں۔ آپ کے ملفوظات میں نہ صرف روحانی تربیت اور اخلاقی اصلاح کی جھلک ملتی ہے بلکہ سیرتِ نبوی ﷺ کے واضح نقوش بھی نظر آتے ہیں۔ آپ کی تعلیمات کی اساس قرآن و سنت پر تھی اور آپ نے سیرتِ رسول ﷺ کو عملی زندگی کا معیار بنایا۔

**ملفوظات میں سیرت کے نقوش:**

- **توکل و رضا باللہ:**

بابا فریدؒ فرماتے ہیں:

"جس نے اللہ پر بھروسہ کیا، وہ کبھی محروم نہیں ہوا۔"[16]

یہ قول سیرتِ نبوی ﷺ کے اس پہلو کو ظاہر کرتا ہے کہ حضور ﷺ نے ہر حال میں اللہ پر توکل فرمایا، خواہ مکہ کی سختیاں ہوں یا غزوات کے مواقع۔

- **اخلاقِ حسنہ و عفو و درگزر:**

بابا فریدؒ کا ارشاد ہے:

"جو تم پر ظلم کرے، اس پر احسان کرو، کہ یہی رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔"[17]

یہ اس سنتِ نبوی ﷺ کا عکس ہے جب آپ ﷺ نے طائف اور فتح مکہ کے موقع پر دشمنوں کو معاف فرمایا۔

- **سخاوت و ایثار:**

بابا فریدؒ نے فرمایا: "روٹی کو ٹکڑے کر کے بانٹ دینا ہی درویشی ہے، یہی محمدِ عربی ﷺ کا طریق ہے۔"[18]

یہ نبی ﷺ کے اس پہلو کی یاد دلاتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دی۔

- **عبادت و زہد:**

بابا فریدؒ فرماتے ہیں:

"رات کو اللہ کے حضور کھڑا رہنا دل کو منور کرتا ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔"[19]

یہ قول سیرت کے اس پہلو کو اجاگر کرتا ہے کہ آپ ﷺ راتوں کو طویل قیام فرماتے۔

- **خدمتِ خلق:**

آپ کا ارشاد ہے: "مخلوق کی خدمت کرنا، اللہ کی عبادت ہے۔"[20]

یہ رسول اللہ ﷺ کے اس اسوہ کی عکاسی ہے جب آپ ﷺ نے یتیموں، بیواؤں اور کمزوروں کی خبر گیری کو افضل عمل قرار دیا۔

## اختتامیہ:

صوفیاء کرام کی تعلیمات کا نچوڑ سیرتِ نبوی ﷺ کی مکمل پیروی ہے۔ ان کے ملفوظات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ انہوں نے دینِ اسلام کو صرف ظاہر میں نہیں، بلکہ باطن میں بھی اپنایا، اور نبی کریم ﷺ کو اپنے ہر قول و عمل کا مرکز بنایا۔ ان کی مجالس میں نبی ﷺ کے اقوال، افعال، اخلاق اور طرزِ زندگی کی جھلک بار بار نظر آتی ہے، گویا سیرت کا آئینہ بن گئی ہو۔

تصوف اگرچہ بظاہر ایک الگ شعبۂ علم ہے، مگر حقیقت میں یہ سیرتِ محمدی ﷺ کا ہی باطنی پہلو ہے۔ صوفیاء نے ہمیں یہ سکھایا کہ عبادات میں خلوص، اخلاق میں نرمی، معاملات میں سچائی، اور دل میں محبتِ رسول ﷺ پیدا کیے بغیر روحانی ترقی ممکن نہیں۔ ان کے نزدیک سیرتِ طیبہ نہ صرف ایک تاریخی روایت ہے بلکہ ایک زندہ، متحرک، اور ہمہ جہت نظامِ حیات ہے۔

## نتیجہ:

موجودہ دور میں جب امت مسلمہ روحانی، اخلاقی اور فکری زوال کا شکار ہے، تو صوفیاء کے ملفوظات ایک بار پھر ہمیں سیرتِ نبوی ﷺ کی طرف رجوع کی دعوت دیتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف ان ملفوظات کا مطالعہ کریں بلکہ ان میں دی گئی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کریں تاکہ فرد، معاشرہ اور امت حقیقی اصلاح کی طرف گامزن ہو سکے۔

## حواشی

[1] فاروقی، نثار احمد، نقدِ ملفوظات، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1989ء، ص195

[2] قادری، محمد ایوب، مخدوم جہانیاں جہان گشت، کراچی، ایجوکیشنل پریس، 1963ء، ص237

[3] القرآن کریم، سورہ احزاب، آیت21

[4] داتا گنج بخش، علی بن عثمان ہجویری، کشف المحجوب، مترجم (لاہور: مکتبہ شمس و قمر، 2013)، ص۱۵۱۔

[5] کشف المحجوب، باب فی بیان الاخلاق، ص۱۶۱

[6] کشف المحجوب، باب فی بیان العبادہ، ص۱۶۵

[7] کشف المحجوب، باب فی بیان آداب المشائخ ولمریدین، ص۱۰۳

[8] کشف المحجوب، باب فی بیان اصال الطریقہ، ص۵۹

[9] خواجہ عثمان ہارونی، انیس الارواح، ملفوظاتِ خواجہ معین الدین چشتیؒ، (لاہور: مکتبہ منشی کشور سیٹم)، ص42

[10] سید معین الحق، معارف چشتی، ص۳۵

[11] ایضا

[12] انیس الارواح، ص۴۳

[13] معارف چشتی، ص112

[14] شاہ ولی اللہ، القول الجمیل فی بیان سبل الوصول، (لاہور: دار الاشاعت ۲۰۱۴)، ص۳۸

[15] شاہ ولی اللہ، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، (کراچی: مکتبہ بشریٰ، ص18

[16] نظام الدین اولیاء، فوائد الفواد، (لاہور، زاویہ، ۲۰۰۳) ص215

[17] فرید الدین، رسالہ فریدیہ، (لاہور، قادر سنز، ۱۹۸۲)، ص87

[18] فوائد الفواد، ص193

[19] رسالہ فریدیہ، ص102

[20] فوائد الفواد، ص173